احرام پر احرام باندھنے کا حکم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3690

تاریخ اجراء: 21 رمضان المبارک 1446ھ / 22 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک عورت ماہواری کی حالت میں عمرے کے لیے گئیں، میقات سے نیت کر کے عمرے کا احرام باندھ لیا، لیکن پھر جب وہ ماہواری سے فارغ ہو گئیں تو عمرہ ادا کیے بغیر مسجد عائشہ جا کر دوبارہ احرام باندھ کر پھر عمرہ ادا کیا۔ اب ان کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا ان کا عمرہ ادا ہو گیا اور دم یا صدقہ لازم ہوا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جو عمرہ ادا کیا وہ ادا ہو گیا، لیکن یہ طریقہ شرعاً درست نہیں تھا، لہذا اس خاتون پر اب ایک عمرے کی قضا اور ایک دم لازم ہے، جو حدود حرم میں ہی ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص میقات کے باہر سے آئے اور اس کا مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو تو اس کے احرام باندھنے کی جگہ میقات ہی ہے اور ماہواری کی حالت میں بھی احرام باندھا جا سکتا ہے، لہذا اس عورت نے ماہواری کی حالت میں میقات سے عمرے کا احرام باندھا، یہ بالکل درست کیا۔ لیکن پھر جب اس نے مکہ مکرمہ پہنچ کر ماہواری سے فارغ ہو کر پہلا عمرہ ادا کیے بغیر مسجد عائشہ (رضی اللہ عنہا) جا کر وہاں سے دوبارہ عمرے کی نیت کر کے احرام باندھا، تو یہ عمل درست نہیں ہوا کہ اس طرح اس خاتون نے عمرے کے دو احراموں کو جمع کر لیا جو کہ شرعاً جائز نہیں، جس کی وجہ سے وہ گنہگار ہوئی اور دونوں عمروں کی ادائیگی اس پر لازم ہو گئی، پھر چونکہ حکم شرعی یہ ہے کہ جب عمرے کے دو احراموں کو جمع کر لیا جائے تو دونوں میں سے ایک عمرے کی نیت توڑنا لازم ہوتا ہے، اور اُس نیت کے توڑنے کے سبب ایک دم بھی لازم ہوتا ہے اور اگر کوئی ایک عمرے کی نیت ختم نہ کرے اور عمرہ شروع کر دے تو دو عمروں میں سے ایک عمرے کا احرام خود بخود ہی ختم ہو جاتا ہے، لہذا مذکورہ صورت میں اس پر دونوں عمروں میں سے ایک عمرے کی نیت ختم کرنا لازم ہو گیا تھا، مگر جب اس نے اُن دو عمروں میں سے ایک عمرے کی نیت ختم کیے بغیر ہی عمرے کا طواف

شروع کرلیا، تو ان دو عمروں میں سے ایک عمرے کا احرام خود بخود ختم ہو گیا، اور اُس عمرے کے رِفض (ترک) کی وجہ سے اس پر ایک دم لازم ہوا، اور اس ختم ہونے والے عمرے کی قضا بھی لازم ہو گئی۔

حرم مکہ داخل ہونے والے کیلئے میقات سے ہی عمرہ یا حج کے احرام کی نیت کرنا واجب ہوتا ہے، چنانچہ لباب المناسک میں ہے: "(وحکمھا وجوب الاحرام منھا لاحد النسکین وتحریم تاخیرہ عنھا لمن اراد دخول مکۃ أو الحرم)" ترجمہ: میقات کا حکم یہ ہے کہ جو شخص مکہ یا حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے، اس کیلئے عمرہ یا حج میں سے کسی ایک کا احرام میقات سے باندھنا واجب ہے اور (جان بوجھ کر) احرام کو میقات سے مؤخر کرنا، حرام ہے۔ (لباب المناسک، فصل فی مواقیت-الصنف الاول، صفحہ 113، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

جس پر رِفض (ترک) لازم ہو اس پر رِفض (ترک) کی نیت کرنا بھی لازم ہے، ہاں اگر سعی سے پہلے دو عمروں کو جمع کر لیا تو ان میں سے ایک کے اعمال شروع کرتے ہی دونوں میں سے ایک کا احرام خود بخود ختم ہو جائے گا، جیسا کہ لباب المناسک میں ہے: "کل من لزمہ رِفض العمرۃ فعلیہ دم وقضاء عمرۃ۔۔۔ وکل من علیہ الرِفض یحتاج الی نیۃ الرِفض الا من جمع بین العمرتین قبل السعی للاولی۔۔۔ ترتفض احداھما من غیر نیۃ رِفض لکن اما بالسیر الی مکۃ أو الشروع فی اعمال احداھما" ترجمہ: ہر وہ شخص جس پر عمرہ کا رِفض (ترک) (توڑنا) لازم ہو تو اس پر ایک دم اور عمرہ کی قضا لازم ہو گی۔۔۔ اور ہر وہ شخص جس پر رِفض (ترک) لازم ہو تو اس پر رِفض (ترک) کی نیت کرنا ضروری ہے مگر یہ کہ جس نے دو عمروں کو پہلے عمرے کی سعی سے پہلے جمع کیا تو رِفض (ترک) کی نیت کے بغیر ہی ان میں سے ایک عمرے کے احرام کا رِفض (ترک) خود بخود ہو جائے گا لیکن یہ رِفض (ترک) یا تو مکہ کی طرف چلنے سے ہو گا یا ان میں سے ایک کے اعمال میں شروع ہونے سے ہو گا۔ (لباب المناسک مع شرحہ، باب اضافۃ احد النسکین، صفحہ 328، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے "لو جمع بين عمرتين قبل السعي للأولى ترتفض إحداهما بالشروع من غير نية رِفض" ترجمہ: اگر کسی نے پہلے عمرہ کی سعی کرنے سے پہلے ہی دو عمروں کو جمع کر لیا تو عمرہ کو شروع کرتے ہی، ان میں سے ایک عمرہ بغیر توڑنے کی نیت کے خود بخود ختم ہو جائے گا۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 587، دار الفکر، بیروت)

جب کوئی شخص دو احراموں میں سے ایک احرام کا رِفض (ترک) کر لے یا اس کا خود بخود رِفض (ترک) ہو جائے تو اس کے سبب رِفض (ترک) کا دم لازم ہوتا ہے اور دو احراموں کو جمع کرنے والا دم لازم نہیں ہوتا۔ لہذا پوچھی گئی

صورت میں بھی جب ایک عمرے کے احرام کا ترک ہو گیا تو اس کے سبب صرف رِفض (ترک) احرام کا ایک دم لازم ہو گا، عمرے کے دو احراموں کو جمع کرنے کا مزید کوئی دم ہر گز لازم نہیں ہو گا۔ چنانچہ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط میں ہے: ”ثم اعلم ان من جمع بین الحجتین أو العمرتین أو حجة و عمرة ولزمه رِفض احداھما فرِفضها، فعليه دم للرِفض، وهل يلزمه دم آخر للجمع أم لا؟ فالمذكور في عامة الكتب ان دم الجمع انما يلزمه فيما اذا لم يرِفض احداهما، أما اذا رفضها فلم يذكر فيها الا دم الرِفض، بل المفهوم منها تصريحا و تلويحا عدم لزوم دم الجمع “ ترجمہ: پھر جان لو کہ جو شخص دو حج یا دو عمروں یا حج اور عمرے کو جمع کر لیا اور اس پر ان میں سے ایک کا احرام ختم کرنا لازم ہوا تو اس نے ایک احرام ختم کر دیا تو اس پر رِفض (ترک) کا دم لازم ہو گا، مگر کیا اس پر ایک دم جمع کا بھی لازم ہو گا یا نہیں؟ تو عامہ کتب میں جو مذکور ہے وہ یہ ہے کہ جمع کا دم اس صورت میں لازم ہو گا کہ جب وہ ان دو احراموں میں سے ایک کو ختم نہ کرے، بہر حال جب وہ ایک احرام کو ختم کر دے تو اس صورت میں صرف رِفض (ترک) کے دم کے لازم ہونے کو ہی ذکر کیا گیا ہے بلکہ اس سے صراحۃً اور اشارۃً یہی سمجھا گیا ہے کہ اس صورت میں جمع کا دم لازم نہیں ہو گا۔ (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط باب اضافة احد النسکین، صفحہ 420، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net